

پاکستان نیوز ہیڈلائنز 19 اپریل 2019

- اسلام کے قوانین سادھے اور شفاف ہیں اور اسلام کے عدالتی نظام کے ذریعے آسانی سے نافذ ہوتے ہیں۔
- اسلام کے مکمل نفاذ کے بغیر پاکستان بحرانوں سے نہیں نکل سکتا۔
- پاکستان کے مسائل کا حل آئی ایم ایف کے "بیل آؤٹ پیکیج" میں نہیں بلکہ اللہ پاک کے نازل کردہ احکامات میں ہے۔

تفصیلات:

اسلام کے قوانین سادھے اور شفاف ہیں اور اسلام کے عدالتی نظام کے ذریعے آسانی سے نافذ ہوتے ہیں

13 اپریل 2019 کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس آصف سعید کھوسہ نے فیڈرل جوڈیشل آکڈمی میں ہونے والی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، "پارلیمنٹ عدالتی نظام کو اہمیت نہیں دیتی۔۔۔ ریاست اور قانون سازوں کے لیے لازم ہے کہ وہ ایسے قوانین لائیں جو واضح اور شفاف ہوں اور آسانی سے نافذ ہو سکتے ہوں۔"

یقیناً انصاف کی فراہمی کے لیے اچھے قوانین اور موثر عدالتی نظام کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ پاکستان میں انصاف کی عدم فراہمی کی بنیادی وجہ برطانوی سامراج کے چھوڑے قوانین اور عدالتی نظام ہے۔ یہ قوانین اور عدالتی نظام کفر، یعنی سیکولر عقیدے کی بنیاد پر بنائے گئے ہوئے ہیں۔ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے قیام پاکستان کی جدوجہد اسی لیے کی تھی کہ وہ اس کفر نظام سے نجات حاصل کر کے اسلام کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ کریں، لیکن بد قسمتی سے پاکستان بننے کے بعد اسلام کو کسی بھی شعبے میں نافذ نہیں کیا جس میں عدالتی نظام بھی شامل ہے۔ انسانوں کے بنائے قوانین اور پھر ان قوانین کو نافذ کرنے والا عدالتی نظام کبھی بھی لوگوں کو فوری، سہل اور سستہ انصاف فراہم نہیں کر سکتا۔ تمام انسان مل کر بھی انسانوں کے تمام مسائل کے لیے آسان قوانین نہیں بنا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر میں نافذ عدالتی نظام کے حوالے سے لوگوں کو یہی شکایت ہے کہ قوانین میں تضاد ہے، قوانین آسان فہم نہیں ہیں اور لوگوں کو فوری اور سستا انصاف فراہم نہیں کرتے۔

واضح، شفاف اور آسانی سے نافذ ہونے والے قوانین کے لیے ہمیں پارلیمنٹ کی جانب دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ یہ صلاحیت ہی نہیں رکھتی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسانوں کو درکار تمام قوانین قرآن و سنت میں بیان کر دیے ہیں جو قیامت تک آنے والے تمام انسانوں اور ادوار کے لیے کافی ہیں۔ ریاست خلافت کی 1300 سال کی تاریخ کا سب سے روشن پہلو اس کے قوانین اور عدالتی نظام تھا جو لوگوں کو آسان اور فوری انصاف فراہم کرتا تھا۔ اسلام کے قوانین اور اس کے عدالتی نظام کی افادیت اور انصاف پروری سے متاثر ہو کر ریاست خلافت میں رہنے والے غیر مسلم اپنے ان مسائل پر بھی فیصلے اسلامی قوانین کی روشنی میں کرواتے تھے جہاں انہیں اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کروانی کی اجازت ہوتی تھی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلامی قوانین کے آسان فہم ہونے کے حوالے سے فرمایا،

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَكِّرٍ

"اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لئے آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے کہ سوچے سمجھے؟" (الزمر، 17:54)۔

اسی طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان قوانین کی جامعیت کے حوالے سے فرمایا،

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ

"اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی ہے کہ (اس میں) ہر چیز کا بیان (مفصل) ہے" (النحل، 89:16)۔

اور اللہ نے فرمایا کہ اسلام کے قوانین کے نفاذ میں ہی انسانیت کے فلاح اور ہدایت ہے،

إِنَّا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۖ فَمَنِ اهْتَدَىٰ فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ ضَلَّٰ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهِمَا

"ہم نے تم پر کتاب لوگوں (کی ہدایت) کے لئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے۔ تو جو شخص ہدایت پاتا ہے تو اپنے (بھلے) کے لئے اور جو گمراہ ہوتا ہے گمراہی سے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے" (الزمر، 41:39)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہم پر لازم کیا ہے کہ ہم اپنے فیصلے صرف اور صرف وحی یعنی قرآن و سنت کے مطابق کریں اور جو ایسا نہیں کرتا اسے اللہ نے ظالم قرار دیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

"اور جو اللہ کے نازل فرمائے ہوئے احکام کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ بے انصاف ہیں" (المائدہ، 5:45)۔

لہذا ریاست، امت کے نمائندگان اور عدالتوں کو آسان اور شفاف قوانین کے لیے دردر کے ٹھوکریں کھانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ صرف ایک ہی جگہ سے رجوع کرنے سے یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جاتا ہے اور وہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا دین اسلام۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کو دین اور ہمارے لیے نعمت قرار دیا ہے،

أَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

"آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا" (المائدہ، 5:3)۔

اور یہ دین اسلام اور اس کا عدالتی نظام جمہوریت یا انسانوں کے بنائے کسی بھی نظام میں نافذ نہیں ہو سکتا ہے بلکہ صرف اور صرف نبوت کے طریقے پر قائم خلافت میں نافذ ہوتا ہے۔ لہذا تمام مسلمانوں کو نبوت کے طریقے پر خلافت کے قیام کی جدوجہد کرنی چاہیے۔

اسلام کے مکمل نفاذ کے بغیر پاکستان بحرانوں سے نہیں نکل سکتا

17 اپریل 2019 کو عمران خان نے کہا کہ شہری جس موجودہ مشکل صورتحال سے گزر رہے ہیں وہ جلد ختم ہو جائے گا اور ملک موجودہ بحران سے طاقتور بن کر نکلے گا۔ انہوں نے کہا کہ خوشحال پاکستان کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ وہ لوگ ہیں جو موجودہ نظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کو فلاحی ریاست بنانے کا ہدف رکھتی ہے۔

یقیناً پاکستان کے شہری اس وقت مہنگائی کے طوفان کا سامنا کر رہے ہیں۔ لوگوں کی قوت خرید ختم ہوتی جا رہی ہے۔ بجلی، گیس، ادویات کے قیمتیں کسی ایک سطح پر رکھنے کا نام نہیں لے رہیں اور پاکستانی روپے کی قدر گرتی جا رہی ہے۔ اس بحران صورتحال سے نکلنے کے لیے "تبدیلی سرکار" نے اب تک عوام کے سامنے کوئی متبادل راستہ پیش نہیں کیا۔ تبدیلی سرکار عوام کو صبر کرنے اور دو کی جگہ ایک روٹی کھانے کا مشورہ دے رہی ہے اور اس معاشی بحران سے نکلنے کے لیے وہی طریقہ کار استعمال کر رہی ہے جو اس سے پہلے پچھلی حکومتیں کیا کرتی تھیں یعنی کہ اندرونی و بیرونی قرضے اور آئی ایم ایف کا پروگرام۔ تبدیلی سرکار کا یہ کہنا کہ موجودہ صورتحال کو تبدیل کرنے میں وہ لوگ رکاوٹ ہیں جو موجودہ کرپٹ نظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن ان لوگوں کو پی ٹی آئی نے تو خود اپنی صفوں میں خوش آمدید کہا تھا تاکہ انتخابات جیت کر اقتدار کی کرسی پر بیٹھا جاسکے۔ تو جب تک پی ٹی آئی کی حکومت اپنی صفوں کو ایسے عناصر سے صاف نہیں کرتی جو نظام کی تبدیلی میں رکاوٹ ہیں تو تبدیلی کیسے آئے گی؟

درحقیقت چند لوگ نہیں ہیں جو موجودہ نظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ پوری حکمران اشرافیہ اس نظام سے فائدہ اٹھا رہی ہے کیونکہ جمہوری نظام انہیں اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لیے پورا پورا موقع فراہم کرتا ہے۔ ایک طرف عام آدمی اپنی حق حلال کی کمائی پر غیر شرعی ٹیکس دے دے کر غریب ہوتا جا رہا ہے تو دوسری جانب بدعنوانی کے ذریعے کمائی گئی اربوں کھربوں کے اثاثے حلال کرنے کے لیے ایمنسٹی اسکیم لائی جاتی ہے۔ یہ وہ کام ہیں جو پچھلے ستر سال میں آنے والی تمام حکومتوں نے کیے ہیں کیونکہ سرمایہ دارانہ جمہوریت میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ لہذا اگر ان اقدامات سے ماضی میں پاکستان بحرانوں سے نکل نہیں سکا تو اب کیسے انہیں اقدامات کے نتیجے میں پاکستان طاقتور بن کر نکلے گا اور فلاحی ریاست بن جائے گا؟

تبدیلی کا راستہ جمہوریت اور سرمایہ دارانہ نظام کا راستہ نہیں ہے۔ تبدیلی کا راستہ نبوت کے طریقے پر خلافت کا قیام ہے جو اسلام کو زندگی کے تمام شعبوں میں نافذ کرتا ہے۔ صرف اور صرف اسلام کا اقتصادی نظام ہی پاکستان کو اس بحران سے نکال کر طاقتور بننے کی راہ پر ڈال سکتا ہے۔ مسلمانوں کے 1400 سال کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب جب مسلمانوں نے اسلام کو مکمل طور پر نافذ کیا وہ ہر لحاظ سے طاقتور بنے اور لوگوں نے خوشحالی کا دور دیکھا اور برصغیر پاک و ہند اس کی سب سے بڑی مثال ہے جسے برطانوی استعمار سونے کی چڑیا کہتا تھا۔ پاکستان کے مسلمانوں کو حکمرانوں کے جھوٹے وعدوں سے مزید دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اور انہیں مزید وقت دیے بغیر مسترد کر دیں اور پاکستان میں خلافت کے قیام کے جدوجہد کا حصہ بن جائیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا،

قُلْ إِنْ هَدَى اللَّهُ فُلُوكَ لَمْ يَكُن لَكَ دُونَهُ حَافِظٌ وَلَا نَصِيرٌ

"(ان سے) کہہ دو کہ اللہ کی ہدایت (یعنی دین اسلام) ہی ہدایت ہے۔ اور اگر تم اپنے پاس علم (یعنی وحی اللہ) کے آجانے پر بھی ان (لوگوں) کی خواہشوں پر چلو گے تو

تم کو (عذاب) اللہ سے (بچانے والا) نہ کوئی دوست ہو گا اور نہ کوئی مددگار" (البقرہ: 124)

پاکستان کے مسائل کا حل آئی ایم ایف کے "بیل آؤٹ پیکیج" میں نہیں بلکہ اللہ پاک کے نازل کردہ احکامات میں ہے

روزنامہ ڈان کی 13 اپریل 2019 کی خبر کے مطابق اسد عمر نے اپنے حالیہ امریکہ کے دورے کے دوران کہا کہ 1988، 1999، 2008، 2013 اور 2018 میں بحرانی صورت حال ایک ہی طرح کی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈھانچے میں کہیں نہ کہیں کوئی غلطی ہے، اس لئے حکومت ڈھانچے میں تبدیلی کیلئے کام کر رہی ہے۔ بے شک اس بیان میں اسد عمر کہ منہ سے سچ نکل گیا مگر یہ گڑبڑ صرف کسی مخصوص ڈھانچے کی نہیں بلکہ پورے کا پورا سرمایہ دارانہ نظام ہی فساد کی جڑ ہے۔ پاکستان اپنے ماضی میں 21 مرتبہ آئی ایم ایف کے پاس جا چکا ہے اور ہر دفعہ جانے والی حکومتوں کی توجیحات ایک ہی جیسی ہوتی ہیں جیسے کہ تجارتی توازن کا مسئلہ، کرنٹ اکاؤنٹ ڈیفیسٹ وغیرہ۔

ان مسائل کی اصل وجہ موجودہ سرمایہ دارانہ نظام میں کرنسی کا ڈالر کی بنیاد پر ہونا اور عالمی تجارت کیلئے ڈالر کا استعمال ہے۔ لہذا ممالک کو ہر وقت اپنے ڈالر کے ذخیرے کو بڑھانے پر نظر رکھنی پڑتی ہے اور ایسے اقدامات کرنے پڑتے ہیں جس سے ڈالر کی رسد میں اضافہ ہو، چاہے اس سے ملکی معیشت پر منفی اثرات ہی کیوں نہ مرتب ہوں۔ اس لئے ریاست کبھی روپے کی قدر میں کمی اور کبھی عوامی اثاثوں کی نجکاری کے ذریعے ڈالر کے حصول کی کوشش کرتی ہے۔ اور جب ان اقدامات سے معیشت تباہ حال ہو جاتی ہے تو ریاست مزید تباہی کو دعوت دیتے ہوئے ڈالر کی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے آئی ایم ایف جیسے اداروں کا رخ کرتی ہے۔ یہ جانتے ہوئے کہ آئی ایم ایف جیسے اداروں کا اصل مقصد ملکی معیشت کو خود مختار کرنا نہیں بلکہ دنیا میں ڈالر کی طلب پیدا کرنا اور اس کی کھپت کو یقینی بنانا ہے۔ آئی ایم ایف ان قرضوں کے ذریعہ ایک طرف تو ڈالر کی طلب میں اضافے اور کھپت کو یقینی بنا کر امریکی مفاد کا تحفظ کرتا ہے اور دوسری طرف یہ قرضوں کی واپسی کیلئے ایسی سخت شرائط لگاتا ہے جس سے معیشت تباہ ہو جاتی ہے جیسے ٹیکسز کے ذریعے حاصل ہونے والی آمدنی میں اضافہ، بجلی اور گیس کی قیمتوں میں اضافہ وغیرہ۔ جبکہ کرنسی کی قدر کو گرانے اور اپنی معیشت کو اس انداز پر ترتیب دینا کہ برآمدات (ایکسپورٹ) بڑھ سکیں جس سے معیشت Export oriented ہو جاتی ہے اور ملک کی توجہ داخلی ضروریات سے ہٹ کر بیرونی ضروریات پر مرکوز ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر آئی ایم ایف نقد فصلوں جیسے کہ کپاس اگانے کا کہتا ہے کیونکہ عالمی مارکیٹ میں اس کی اچھی طلب ہے جبکہ گندم کی پیداوار جو ملک کی ضرورت ہے نظر انداز کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے پاکستان زراعت میں خود کفیل ہونے کی صلاحیت رکھنے کے باوجود کھانے پینے کی اشیاء درآمد کرتا ہے۔ اسی طرح آئی ایم ایف خاص صنعتی اشیاء کی برآمد کرنے پر زور ڈالتا ہے جیسے ٹیکسٹائل کی مصنوعات مگر اسی ٹیکسٹائل انڈسٹری کی مشینری اور بھاری مشینری کی صنعت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو درآمد کرنا پڑتا ہے جس سے تجارتی خسارہ بڑھتا رہتا ہے۔ ان اقدامات سے نہ صرف درآمدات پر ہمارا انحصار بڑھتا ہے بلکہ آئی ایم ایف جیسے ادارے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کرنے لگتے ہیں۔ اگر امریکہ یا مغربی دنیا سے ہمارے تعلقات خراب ہو جائیں یا وہ ہم سے اپنے مفاد کے کام کروانا چاہیں تو وہ ہماری برآمدات پر پابندی لگاتے ہیں جیسا کہ 1998 میں جب پاکستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو ہمیں پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا اور ہمارے برآمد کنندگان کو شدید نقصان برداشت کرنا پڑا۔ اس طرح یہ تجارتی پابندیوں یا قرضوں کی اقساط روکنے کو بطور ہتھیار استعمال کرتے ہیں اور ہمارے حکمرانوں کو امریکی غلامی کا بہانہ مل جاتا ہے کہ اگر مغرب کی بات نہ مانی تو ہماری معیشت برباد ہو جائے گی۔ جیسا کہ اللہ پاک نے جب مشرکین کو مسجد حرام آنے سے منع کر دیا تو لوگوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس سے وہاں کی معیشت پر اثر ہو گا۔ مگر اس بارے میں اللہ پاک نے فرمایا

((يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ شَاءَ إِنَّ))
 اللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ))

"اے ایمان والو! بیشک مشرک بالکل ہی ناپاک ہیں وہ اس سال کے بعد مسجد حرام کے پاس بھی نہ پہنچنے پائیں اگر تمہیں مفلسی کا خوف ہے تو اللہ تمہیں دولت مند کر دے گا اپنے فضل سے اگر چاہے۔ اللہ علم و حکمت والا ہے" (سورۃ التوبہ: 28)۔

لہذا پاکستان کے مسائل کا حل آئی ایم ایف کے "بیل آؤٹ پیکیج" میں نہیں بلکہ اللہ پاک کے نازل کردہ احکامات میں ہے جو خلافت کے قیام کے ذریعے نافذ ہوتے ہیں۔ اسلام کرنسی کو سونے اور چاندی سے منسلک کرتا ہے جس میں ڈالر یا کسی اور کرنسی کا ذخیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے کرنسی کا کیچنج ریٹ بھی مستحکم رہتا ہے اور بیرونی ممالک کو ہم پر کسی قسم کی بالادستی کا موقع فراہم نہیں ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا،

(وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا))

"اور اللہ کافروں کے لیے مسلمانوں پر غالب آنے کا ہرگز کوئی راستہ نہیں رکھے گا" (النساء: 141)۔